دل جوئی کے
فضائل

19--March-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

وَقَالَ عَلِیٌّ: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً ثَمَرُهَا اَكْبَرُ مِنَ التُّفَّاحِ، وَاَصْغَرُ مِنَ الرُّمَّانِ، اَلْیَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَاَغْصَانُهَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ، وَجُذُوْعُهَا مِنَ الذَّهَبِ، وَوَرَقُهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ لَا یَأْكُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکّھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرَخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرَخت کا پھل صِرف وُہی کھاسکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔

(الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل مذہب ہے، دینِ اِسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب رہا ہے اور غالب ہی رہے گا، دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کی دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی اور معاشرتی مثلاً مسلمانوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے، ان کے دکھ درد میں شریک ہونے، ان کی خیر خواہی اور دل جوئی کرنے کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ آج کے بیان میں ہم **دل جُوئی کے فضائل** کے بارے میں سُنیں گی۔

---

1 ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دل جوئی کی فضیلت پر احادیثِ طیبہ اور بزرگوں کے اقوال بھی پیش کئے جائیں گے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کس کی کیسی دِلجوئی کیا کرتے تھے، اس کے بھی کچھ واقعات پیش کئے جائیں گے۔ کن کن کاموں کے ذریعے ہم اسلامی بہنوں کی دل جوئی کر سکتی ہیں، یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

دل جوئی کی بَرَکت سے کلمہ نصیب ہو گیا

"حکایتیں اور نصیحتیں" صفحہ نمبر 455 پر لکھا ہے: ایک فقیر نے اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر روزہ رکھا۔ اس کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا، افطاری کے لیے خوراک کی تلاش میں وہ گھر سے نکلا، لیکن افطاری کے لیے اسے کچھ بھی نہ ملا۔ پھر وہ سُناروں (Goldsmiths) کے بازار میں داخل ہوا، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی دُکان میں قیمتی چمڑے کے ٹکڑے بچھا کر ان پر سونے چاندی کے ڈھیر اُلٹ رہا ہے۔ یہ فقیر اس کے پاس گیا اور سلام کر کے کہا: جناب! میں ضرورت مند ہوں، ممکن ہو تو مجھے ایک درہم قرض دے دیجئے، مجھے اپنے گھر والوں کے لیے افطاری کا سامان خریدنا ہے، میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ یہ سب سنتے ہی اس سُنار نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور اس فقیر کو کچھ نہ دیا، فقیر کا دل ٹوٹ گیا، اس کے آنسو بہنے لگے، وہ واپس آرہا تھا تو ایک غیر مسلم پڑوسی نے اسے دیکھ لیا اور دُکان سے نکل کر اس فقیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تُو میرے فلاں پڑوسی سُنار سے کچھ بات کر رہا تھا؟ فقیر نے بتایا: ہاں! میں نے اس سے ایک درہم مانگا تھا تا کہ اپنے گھر والوں کی افطاری کا انتظام کر سکوں، لیکن اس نے مجھے خالی لوٹا دیا، میں نے اسے کہا تھا کہ میں تمہارے حق میں دعا کروں گا۔ یہ سُن کر غیر مسلم نے فقیر کو دس (10) درہم دیئے اور کہا: اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ فقیر وہاں سے روانہ ہوا تو بڑا خوش تھا۔ جب رات ہوئی تو اس مسلمان سُنار نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ پیاس اور مصیبتیں شدت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر اس نے اچانک ایک سفید موتیوں کا محل دیکھا جس کے دروازے یاقُوت کے تھے۔ اس نے سر اُٹھا کر کہا: اے اس محل کے مالک! مجھے تھوڑا سا پانی پِلا دے۔ تو اسے ایک آواز سُنائی دی: کل شام تک یہ محل تیرا تھا لیکن جب تُو نے فقیر کا دل توڑا اور اسے کچھ نہ دیا تو اس محل سے تیرا نام مٹا کر تیرے غیر مسلم پڑوسی کا نام لکھ دیا گیا ہے، جس نے اس فقیر کی حاجت پوری کی اور اس کو دس (10) درہم دیئے۔ چنانچہ

نیند سے جاگنے کے بعد سُنار گھبراتے ہوئے اپنے اس غیر مسلم پڑوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم میرے پڑوسی ہو، میرا تم پر حق ہے اور مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ غیر مسلم نے پوچھا: بتاؤ! کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: کل شام تم نے جو دس (10) درہم فقیر کو دیئے تھے، ان کا ثواب سو (100) درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ پاک کی قسم! میں ایک لاکھ دِینار کے بدلے بھی وہ ثواب نہ دوں گا بلکہ اگر آپ نے اس محل کے دروازے میں بھی داخل ہونے کی خواہش کی جو آپ نے کل رات خواب میں دیکھا تھا تو میں اس کی بھی اجازت نہ دوں گا۔ مسلمان سُنار نے پوچھا: آپ کو اس راز کی خبر کیسے ہوئی؟ تو غیر مسلم نے جواب دیا: اس کی خبر مجھے اس ذات نے دی ہے جو کسی بھی چیز کو کہتی ہے: **"ہو جا"** تو وہ ہو جاتی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (حاشیۃ اعانۃ الطالبین، باب الصوم، فصل فی صوم التطوع، ۲/۴۴۵، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دل جوئی کی، اللہ پاک نے اپنے فضل سے اس دل جوئی کا اُسے یہ بدلہ دیا کہ دولتِ ایمان جیسی عظیم الشان نعمت نصیب فرمادی، غور کیجئے!

جب دل جوئی پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے تو دنیا و آخرت کی دوسری نعمتیں کیوں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دل جوئی کی عادت بنانی چاہیے۔ آئیے! دل جوئی کی تعریف بھی سنتی ہیں، چنانچہ

دل جوئی کی تعریف اور اس کے فضائل

دل جُوئی، دل داری، غم خواری، غم گساری، یہ تمام الفاظ ہم معنیٰ ہیں، ان سب کا مطلب ہوتا ہے دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا، ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے دین میں دل جوئی کی بڑی اَہَمِّیَّت ہے۔ مَحَلِّ فتنہ سے بچتے ہوئے جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی مَحرَّمات اور بچوں کی اَمّی کی، اسی طرح مسلمان عورت کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہوگی، وہیں معاشرے میں بھی مَحَبَّت بھری بہترین فضا قائم ہوگی۔ دوسروں کی دل جوئی کرنے کا کتنا بڑا ثواب ہے، آئیے! اس بارے میں چند احادیثِ کریمہ سنتی ہیں:

1. فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)
2. فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔ (معجم اوسط، ۶/۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵)
3. فرمایا: مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ یعنی جس نے کسی مسلمان کو خوش کیا اس نے اللہ پاک کو راضی کیا۔ (حلیۃ الاولیاء، ہارون بن رئاب الاسدی، ۳/۶۲، حدیث: ۳۱۸۸، کتاب المجروحین لابن حبان، ۲/۲۹۷، رقم: ۹۷۷)
4. فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ایک ہونے کا بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دور کروں گا، میں تجھے تیری حُجَّت یاد دلاؤں گا، میں قبر کے فرشتوں کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، ۴/۲۱۳، حدیث: ۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! دل جوئی کرنا اور دوسروں کے دلوں میں خوشی داخل کرنا ایسا کام ہے کہ جس سے اللہ پاک اپنے بندے کو مشکلات سے بچانے کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ آئیے! دل جوئی سے مُتَعَلِّق بزرگوں کے کچھ اقوال بھی سنتی ہیں:

1. حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان کا دل خوش کرنا سو (100) (نفل) حج سے بہتر ہے۔ (کیمیائے سعادت، ۲/۷۵۱)
2. حضرت خواجہ نظامُ الدِّین اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے بازار میں کسی سودے کی اتنی قیمت نہ ہوگی جتنی دل کا خیال رکھنے اور دل خوش کرنے کی ہوگی۔ (محبوب الٰہی، ص۲۳۷)
3. حضرت مَکْحُول دِمَشْقِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص کسی کی دل جوئی کرتے ہوئے فوت ہوا وہ شہید ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵/۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے واقعات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دل جوئی کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں دوسروں کی دل جوئی اور دلداری کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ مُقدّس ہستیاں لوگوں کی دل جوئی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت(Comfort) پہنچاتے تھے۔ آیئے! اللہ والوں کے دل جوئی کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نکات سنتی ہیں:

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک خاندان کی مدد

ایک رات اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مدینہ مُنورہ کا دورہ فرما رہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ کو کسی کے تکلیف میں مُبْتَلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ نے سلام کے بعد اس سے حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے، البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت اُمّ کلثوم بنت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: حضور! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ عرض کی: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے تم ضروری سامان وغیرہ لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اس نے آگ جلائی تو آپ نے ہانڈی اس کے اوپر رکھ دی۔ جب ہانڈی پک گئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہوگئی، آپ کی زوجہ(Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اس شخص نے لفظ "**اَمیرُالمؤمنین**" سُنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔ پھر آپ نے ہانڈی اٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کردوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے بچے کا وظیفہ (خرچہ) بھی مقرر کیا اور اسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (التبصرة، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔ الخ، ۱/۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کس طرح ایک پریشان حال کی مدد فرمائی اور ان کی دل جوئی کا سامان کیا۔ اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانے کا انتظام فرمایا، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زوجۂ محترمہ کے ذریعے اس عورت کیلئے بھیجا۔ غور کیجئے! ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳مفهوماً) ☆ جن کو حضورِ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنّتی ہونے کی

خوشخبری دی ہے۔(بُخاری،كتاب فضائل اصحاب النبی،باب مناقب عمر بن الخطاب،۵۲۵/۲، حدیث:۳۶۷۹مفھوماً) ☆جن کے بارے میں اللہ کریم کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا فرمائی ہے: **"اے اللہ کریم! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عِزّت عطا فرما۔"** (ابن ماجه،کتاب السنة،فضل عمر،۷۷/۱،حدیث:۱۰۵) ☆جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔ ☆جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ مُبارکہ اُتریں۔(تاریخ الخلفاء،ص۹۶،الصواعق المحرقة،ص۹۹) ☆جن کا فرمان ہے: **لَوْ مَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً** اگر نہرِ فُرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مرگئی **لَظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَائِلِیْ عَنْہَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** تو مجھے خطرہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ پاک مجھ سے اُس کے بارے میں سُوال فرمائے گا۔(حلية الاولياء،عمر بن الخطاب،۸۹/۱،حدیث:۱۴۱) ☆جو اکیلے ہزاروں میل لمبی سَلْطَنَت کے حکمران تھے۔ ☆جن کا نام سُن کر قیصر و کِسریٰ (یعنی رُوم اور ایران کے بادشاہوں) پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔

کردارِ فاروقی پر عمل کیجئے!

سُبْحٰنَ اللہ! اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں کی کیسی دل جوئی اور خیر خواہی کرتے تھے۔ اس واقعے میں ہمارے لیے بھی درس ہے کہ اگر ہماری کوئی اسلامی بہن کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی معاملے میں اسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اس کی پریشانی دور کرنے کی قدرت رکھتی ہوں تو ہمیں بھی حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی اسلامی بہن کی دل جوئی کرنی چاہیے۔ آیئے! دل جوئی کی رغبت پانے کے لیے مزید ایک واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور مسکینوں کی دلجوئی

ایک مرتبہ حضرت امامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کچھ ایسے مسکینوں کے پاس سے گُزرے جو راستے میں بیٹھے لوگوں سے مانگ رہے تھے اور زمین پر بکھرے ہوئے روٹی کے بچے کھچے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے اُنہیں سَلام کیا، اُنھوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد عرض کی: اے نواسۂ رسول! ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے! جب اُنہوں نے کھانے کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا: اللہ بڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، پھر آپ نے اُن کے ساتھ کچھ کھانا کھایا۔ جاتے ہوئے اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قَبُول کی، تم بھی میری دعوت قَبُول کرو۔ اُنھوں نے عرض کی: حُضُور! جیسے آپ فرمائیں، آپ نے اُنہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی، جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں عُمدہ کھانا کھلایا اور خود بھی اُن کے ساتھ کھانا کھایا۔ (احياء العلوم،۴۵/۲،بتغير)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کتنے عمدہ اخلاق والے تھے، باوجود بلند مرتبہ ہونے کے ان مسکینوں اور غریبوں کی دلجوئی کی خاطر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور بدلے میں انہیں بھی اپنے گھر دعوت پر بُلایا۔ اس واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں بھی صرف امیر اسلامی بہنوں کے ساتھ نہیں بلکہ حاجت مند اسلامی بہنوں کے ساتھ بھی پیار اور اُلفت و مَحَبَّت بھرا برتاؤ (Behave) کرنا چاہیے۔

حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، وہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، وہ اَہلِ بیت میں شامل ہیں، وہ اَمیرُ المؤمنین حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، وہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ دونوں جہاں کے مالک و مختار، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے ان غریب اور

مسکین لوگوں کی دعوت قبول فرمائی جبکہ آج ہمارے معاشرے میں صورتِ حال کتنی عجیب ہوتی جا رہی ہے۔ آج اگر کسی کم حوصلے والی اسلامی بہن کو کوئی دنیاوی منصب مل جائے تو اس کا مزاج آسمان پر چلا جاتا ہے، اس معمولی دنیا کا عارضی عہدہ ملنے کے بعد زمین پر پاؤں نہیں جمتے، ایسے میں اپنے ساتھ رہنے والیوں کو یوں بھلا دیا جاتا ہے جیسے ان کے ساتھ کبھی تعلق رہا ہی نہ ہو، اپنے رشتے داروں کو یوں نظر انداز (Ignore) کر دیا جاتا ہے جیسے ان سے کبھی جان پہچان ہی نہ رہی ہو، افسوس! **بعض** نادان تو اپنے احسان کرنے والیوں کو بھی آنکھیں دکھانے لگتی ہیں۔ سوچنا چاہیے کہ کہیں عہدہ ملنے کے بعد تکبر کی سیڑھی دوزخ میں نہ گرا دے۔

لہٰذا عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے **عاجزی و انکساری** اختیار کرنی چاہئے۔ **یاد رہے!** اگر کوئی اسلامی بہن گھر کے حالات اچھے ہونے کے بعد **قیمتی لباس** پہنتی ہے، اپنی مصروفیات کی وجہ سے اسلامی بہنوں سے میل جول کم رکھتی ہے، تب بھی ہمیں اُس کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان ہی رکھنا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتیں کہ فُلاں اسلامی بہن تو مغرور ہوگئی ہے، سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی وغیرہ۔

یاد رکھئے! کسی اسلامی بہن کے بارے میں **بدگمانی** کی ہمیں اجازت نہیں۔ **بدگمانی گناہِ کبیرہ، حرام اور دوزخ** میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک ہمیں بدگمانی سے بچنے اور ہمیشہ عاجزی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! ترغیب کے لیے **عاجزی کی فضیلت** پر 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ پاک اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم اوسط، ۵/۳۹۰، حدیث: ۷۷۱۱)
2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے مَحبّت اور تَکَبُّر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، حدیث: ۵۷۳۱، الجزء الثالث)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم دِلجوئی کے واقعات سُن رہی تھیں۔ آیئے! مزید واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی دل جوئی کے عادی تھے، آپ زبردست عالِمِ دین اور اللہ پاک کے ولی تھے، آپ صحیح معنیٰ میں اخلاقِ نبوی کا عملی نمونہ تھے، غریبوں کا خیال رکھنے، نرمی، ہمدردی، خیر خواہی اور مہربانی کرنے سمیت کئی بہترین اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔

دل جوئی کا حَسِین انداز!

منقول ہے: ایک بار ایک صاحب نے اپنے بھانجے کی شادی میں کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دعوت پیش کی، اور نکاح پڑھانے کی درخواست کی۔ آپ نے منظور فرمالی۔ نکاح کے لیے عصر اور مغرب کا درمیانی وقت طے کیا گیا۔ بارات آنے میں کچھ دیر ہوگئی، وہ صاحب مغرب کے بعد آپ کو لینے پہنچے تو آپ نے فرمایا: حاجی صاحب! آپ نے تو عصر کے بعد نکاح کا فرمایا تھا، اب تو مغرب بھی ہوچکی؟ اب میرے پوتے کا عقیقہ ہے اور مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: عالی جاہ! کچھ دیر ہوگئی ہے۔ (آپ کرم فرمائیں!) آپ نے فرمایا: اچھا چلو، ابھی آپ نے کپڑے بھی تبدیل نہیں کئے تھے، صاحبزادوں نے عرض کی: ابا جان! کپڑے تبدیل فرمالیں، آپ نے فرمایا: ابھی آجاتا ہوں۔ آپ نے اطمینان سے نکاح پڑھایا، لمبی دعا مانگی۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جلدی واپس جانا تھا کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے تھے، اس کے باوجود اتنا وقت عطا فرمایا کہ ہم سب کا دل بے حد خوش

ہو گیا۔ (حیاتِ غزالیِ زماں، ص ۲۴۴ ملخصًا)

غزالیِ زماں اور غریبوں کی دلجوئی

اسی طرح ایک عالم صاحب کا بیان ہے: ایک مرتبہ ملتان شریف شہر کے اندرونی علاقے سے ایک غریب آدمی حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: میں نے بَرَکت حاصل کرنے کے لیے گھر میں محفلِ میلاد کا اہتمام کیا ہے، آپ تشریف لائیے اور اپنا پیارا بیان ہمیں سنائیے!۔ علامہ کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے عشاء کے بعد کا وعدہ فرمالیا، میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، ہم عشاء کی نماز کے بعد اس شخص کے مکان پر پہنچے تو وہ ہمیں اپنے گھر کی دوسری منزل پر لے گیا، اس وقت صرف چار پانچ افراد جمع تھے۔ یہ تھا وہ اجتماع جس سے غزالیِ زماں نے بیان فرمانا تھا۔ حضرت غزالیِ زماں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ماتھے پر بل تک نہ آیا، آپ نے تقریباً ایک گھنٹہ بیان فرمایا۔ وہ شخص غربت کی وجہ سے کچھ بھی نہ دے سکا، لیکن آپ مکمل اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس تشریف لائے اور راستے میں مجھ سے فرمایا: اگر میں اس وقت تقریر نہ کرتا تو اس شخص کا کتنا دل دکھتا اور اب وہ کتنا خوش (Happy) تھا۔ (حیاتِ غزالیِ زماں، ص ۳۹۶ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غزالیِ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دل جوئی کرنے کا جذبہ مرحبا! آج بھی اگر ہمارے اندر دل جوئی کو اپنانے کا جذبہ بیدار ہو جائے تو اس کے کئی طریقے ذہن میں آسکتے ہیں، مثلاً ☆کسی مریضہ اسلامی بہن کی عیادت، ☆تعزیت کرنا ☆کسی اسلامی بہن کا نقصان ہو جانے پر اس سے ہمدردی کرنا، ☆وقتاً فوقتاً سہیلیوں اور رشتے دار اسلامی بہنوں سے رِضائے الٰہی اور نیکی کی دعوت کے لیے رابطہ کرنا، ☆ اسلامی بہنوں سے نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ☆ضرورت مند اسلامی بہنوں کی مالی مدد کرنا، ☆پریشان حال اسلامی بہنوں کی پریشانی دُور کرنا، اَلْغَرَض! کسی بھی جائز طریقے سے شرعی احکامات کے مطابق اسلامی بہنوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا یہ سب دل جوئی میں شمار ہوتا ہے۔

افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنی پریشان حال اسلامی بہنیں ہیں، ہمیں ان کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆وہ اسلامی بہنیں جن سے ہمارا روزانہ کا واسطہ ہے، ان میں سے کتنی خوش دلی سے اور کتنی پریشان چہروں سے ہمیں ملتی ہیں، کیا اس پر ہم نے کبھی غور کیا؟ ☆ہمارے جاننے والی اسلامی بہنوں میں سے کتنی قرضوں میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ خاندان میں ہماری کتنی رشتہ دار اسلامی بہنیں غربت کی چکی میں پس رہی ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ہمارے مسلمان پڑوسیوں (Neighbours) کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی ملتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆کتنی بیمار اسلامی بہنوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ایک اچھی اسلامی بہن وہی ہوتی ہے، جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنی اسلامی بہن کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی دل جوئی اور خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (2) فرامینِ مُصْطَفٰے سنتی ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

♣ ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۲۶۶/۸، حدیث: ۲۲۱۹۳ ملتقطاً)

♣ ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے، جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے طریقے اور فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کئی ایسے کام ہیں جو اچھی نِیَّت ہونے کی صورت میں دل جوئی میں شمار ہو سکتے ہیں، آیئے! ایسے چند کام اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ان کے فضائل سنتی ہیں:

☆**مریض کی عیادت** ایک ایسا کام ہے جو دل جوئی کا بہترین ذریعہ ہے۔ عیادت کرنے کی دو فضیلتیں سنئے: (1) ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک اعلان کرنے والا اسے مخاطب کر کے کہتا ہے: خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، ۳/ ۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۵)

(2) ارشاد فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔ (مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۵/ ۳۰، حدیث: ۱۴۲۶۴)

☆**تعزیت** بھی دل جوئی والے کاموں میں سے ایک ہے۔ کوئی فوت ہو جائے یا کسی کو کچھ نقصان ہو جائے تو اس سے تعزیت کرنا کتنے بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ آیئے! اس کی دو فضیلتیں سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔

(ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/ ۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵)

(2) ارشاد فرمایا: جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے بزرگی کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱)

☆**مسکرا کر ملنا** بھی دل جوئی کی ایک صورت ہے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہارا اچھے اخلاق سے ملنا انہیں خوش کر سکتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴ ملتقطا)

☆**دوسروں کی پریشانی دور کرنا** بھی دل جوئی کا ذریعہ ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دُور کرے گا، اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۸۰ ملتقطاً)

☆**ضرورت مند کو قرض** دینے سے بھی دل جوئی ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ہر قرض صدقہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاة، ۳/ ۲۸۴، حدیث: ۳۵۶۳)

☆**تنگ دست مقروض کو مہلت دینا** جہاں ثواب کا کام ہے، وہیں دل جوئی کے کاموں میں سے بھی ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے، جس دن اس (عرش) کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا تو اسے چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی التیسیر علی المعسر، ۲/ ۲۴، حدیث: ۱۸)

☆**حاجت پوری کرنا** بھی دل جوئی کا سبب ہے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/ ۳۵۳، حدیث: ۱۳۸۲۳)

اللہ کریم ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کی دل جوئی کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی بہنوں کی دل جوئی کے لیے ایک چیز کا ہونا بہت ضروری ہے اور وہ ہے "نرمی"۔ نرمی دل جوئی کے لیے کتنی اہم ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ نرمی کے بغیر کی جانے والی دل جوئی "دل دکھانے" میں بھی مُبْتَلا کر سکتی ہے۔ لہٰذا دل جوئی کرنے والی کا نرم مزاج، نرم زبان، نرم انداز و نرم طور طریقے والی ہونا بہت ضروری ہے۔ دل جوئی کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ دوسروں کے دلوں میں خوشی داخل کی جائے جبکہ نرمی کو اپنائے بغیر دوسروں کو ناراض تو کیا جا سکتا ہے مگر انہیں خوش نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رکھئے! نرم زبان میں خرچ کچھ نہیں ہوتا ہے مگر اس سے فائدہ بہت ہوتا ہے، جبکہ کڑوی اور سخت زبان استعمال کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔

یقین جانئے! اگر کسی اسلامی بہن میں نرمی پیدا ہو جائے تو وہ ہر کسی کی آنکھ کا تارا بن جاتی ہے۔ اللہ والوں سے لوگ اس لئے بھی مَحبَّت کرتے ہیں کہ ان کا کردار اور عادات و اطوار نرمی کے سانچے میں ڈھل چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنا اور بڑھانا چاہتی ہیں۔ اگر ہم سنتوں بھرے اجتماعات میں اسلامی بہنوں کی تعداد کو بڑھانا چاہتی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مزاج میں نرمی پیدا کریں اور نرمی کی عادت اپنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں۔

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں ☆ مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔ (بہار شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا) ☆ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود محرموں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کی مُقَرَّب ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شعب الایمان، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶) ☆ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴) ☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے ☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد